مدارس دینیہ میں مدرسین کے ساتھ معاہدہ تقرر کی شرعی حیثیت

استفتاء

ایک ادارے کے مہتمم صاحب نے سالانہ امتحان سے ایک ماہ قبل ایک نیا ضابطہ بنا کر یہ اعلان کیا کہ آئندہ ہر مدرس کے تقرر کا معاہدہ شوال سے شعبان تک ہوگا' ہر سال معاہدے کی تجدید کی جائے گی اور درمیان کے دو ماہ (شعبان ورمضان) کی تنخواہ نہیں دی جائے گی۔ ضابطہ بنانے کے بعد اس کا اطلاق سابق (موجودہ) مدرسین پر بھی کر دیا گیا ہے' جو گزشتہ کئی سال سے وہاں تدریس کر رہے ہیں اور انہیں سالہائے گزشتہ میں شعبان ورمضان کی تنخواہیں ادا کی جاتی رہی ہیں' لیکن امسال انہیں بھی دو ماہ کی تنخواہ سے محروم ہونا پڑے گا۔

اس تفصیل کی روشنی میں چند سوالات کا حل مطلوب ہے:

۱:......مدارس کے مدرسین سے معاہدہ شوال سے شوال مسانہۃ ہوگا یا شوال سے رجب تک؟

۲:......اس ضمن میں ہمارے اکابر کے فتاوی کیا ہیں؟ اکابر کے فتاوی کے حوالہ جات بھی تحریر فرمادیں تو نوازش ہوگی۔

۳:......جن مدرسین سے پہلے عمومی معاہدہ ہوا اور گزشتہ سالوں میں بارہ ماہ کی تنخواہ انہیں دی جاتی رہی' کیا ایک ماہ قبل بلاوجہ انہیں منع کر کے دوبارہ (شعبان ومضان) کی تنخواہ سے محروم کیا جاسکتا ہے؟ جبکہ انہیں مدرسین کو دو ماہ بعد از سر نو معاہدے کے تحت مدرس مقرر کیا جائے گا؟

ازراہ کرم سوالات مذکورہ کے مدلل ومفصل جوابات عنایت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں' واجرکم علی اللہ۔

مستفتی: محمد زبیر' کراچی

الجواب باسمہ تعالیٰ

۱'۲.....واضح رہے کہ مدارس کے مدرسین کے ساتھ تدریس کا جومعاہدہ ہوتا ہے'اس کی تین ممکنہ صورتیں ہیں:

الف:.....معاہدہ میں یہ طے ہوکہ مدرسین کے ساتھ یہ عقد سالانہ بنیادوں پر ہے'ایسی صورت میں حکم واضح ہے کہ انہیں ایام تعطیلات یعنی شعبان ورمضان کی تنخواہ بھی ملے گی' کیونکہ ایام تعطیلات' ایام پڑھائی کے تابع ہیں۔مدرسین کوان میں آرام کا موقع دیا جاتا ہے' تا کہ اگلے سال پورے نشاط کے ساتھ تعلیم وتدریس کا سلسلہ برقرار رکھ سکیں۔

ب:.....معاہدہ میں کسی بات کی وضاحت نہ ہوکہ اس عقد کی مدت کتنی ہے!تو ایسی صورت میں عرف کا اعتبار کرتے ہوئے اس معاہدہ کومسانہۃ شمار کیا جائے گا' کیونکہ مدارس کے عرف میں تدریس کا معاہدہ مسانہۃ ہوتا ہے۔

ج:.....معاہدہ میں اس بات کی شرط ہوکہ یہ معاملہ شوال سے رجب تک ہوگا' اگلے سال معاہدہ کی تجدید ہوگی'اور مدرسین بھی اس بات پرراضی ہوں تو ایسی صورت میں یہ معاملہ مسانہۃ نہیں ہوگا' بلکہ تصریح کے مطابق شوال سے رجب تک شمار ہوگا اور مذکورہ مدرسین شعبان ورمضان کی تنخواہ کے مستحق نہ ہوں گے۔الاشباہ والنظائر میں ہے:

"ومنها البطالة في المدارس كايام الاعياد ويوم عاشوراء وشهر رمضان في درس الفقه لم ارها صريحة في كلامهم ۔والمسالة على وجهين :فان كانت مشروطة لم يسقط من المعلوم شيئ والافينبغي ان يلحق ببطالة القاضي وقد اختلفوا في اخذ القاضي ما رتب له من بيت المال في يوم بطالته فقال في المحيط :انه ياخذ يوم البطالة لانه يستريح لليوم الثاني وقيل:لاياخذ انتهى وفي المنية:القاضي يستحق الكفاية من بيت المال في يوم البطالة في الاصح واختاره في منظومة ابن وهبان وقال:انه الاظهر فينبغي ان يكون كذلك في المدارس لان يوم البطالة للاستراحة وفي الحقيقة يكون للمطالعة والتحرير عند ذي المهمة"۔ (الاشباہ والنظائر'الفن الاول' القاعدہ السادسۃ :العادۃ محکمۃ' ص:۹۶' ط: قدیمی)

☆حضور ﷺ نے فرمایا ایک درہم کو دو درہموں کے بدلے اور ایک صاع کو دو صاع کے بدلے نہ بیچو☆

اکابرین کے فتاویٰ بھی اس بات کی طرف رہنمائی کرتے ہیں کہ مدرسین کے ساتھ تدریس کے معاہدے عرف کی وجہ سے مسانہۃ شمار ہوں گے اگر عقد میں اس معاہدہ کی تحدید بیان کی جائے تو اسی کے مطابق عمل ہوگا۔

فتاویٰ مفتی محمود میں ہے:

''اگر دارالعلوم اسلامیہ کا ابتداء ہی سے یہ قاعدہ ہو کہ رمضان المبارک کی تنخواہ کسی مدرس کو نہیں دی جائے گی اور اس کے بعد مدرس کو اس ضابطے کا علم بھی ہے اور دارالعلوم میں ملازمت اختیار کرتا ہے تو پھر مدرس کے لیے رمضان المبارک کی تنخواہ کا مطالبہ کرنا جائز نہیں لیکن اگر دارالعلوم اسلامیہ کا پہلے سے یہ ضابطہ نہ ہو اور مدرسین پورا سال اس میں خدمت انجام دیتے رہے اور ادارہ شعبان میں یہ فیصلہ کرے کہ رمضان المبارک کی تنخواہ کسی مدرس کو نہیں دی جائے گی تو دارالعلوم اسلامیہ کا یہ فیصلہ اس وقت عرف مدارس کے خلاف غلط ہے اس لیے مدرس کو دیگر مدارس کے عرف کی بنا پر رمضان المبارک کی تنخواہ کا مطالبہ جائز و صحیح ہوگا شرعاً بھی انہیں یہ حق حاصل ہوگا۔''

(فتاویٰ مفتی محمود اجارہ کا بیان ج:۹ ص: ۳۶۴ ط: جمعیت پبلی کیشنز)

نیز فرماتے ہیں:

''اس کے متعلق واضح رہے کہ اگر مدرس رکھتے وقت مدرس کے ساتھ ایام عطلہ کی تنخواہ کے متعلق کچھ طے کیا گیا ہو تب اسی کے مطابق عمل کیا جائے گا اور اگر کچھ بھی اس کے بارہ میں پہلے سے طے نہ کیا گیا تھا تب عام مدارس کے اصول کے مطابق عمل کیا جائے گا۔''

(ایضاً ج:۹ ص:۳۶۵ ط: جمعیت پبلیکیشنز)

امداد الفتاویٰ میں ہے:

''اصل یہ ہے کہ ایسے اموال میں کسی تصرف کا جواز وعدم معطین اموال کی اذن ورضا پر موقوف ہے اور مہتمم مدرسہ ان معطین کا وکیل ہوتا ہے پس وکیل کو جس تصرف کا اذن دیا گیا ہے وہ تصرف اس وکیل کو جائز ہے۔ جس مہتمم نے مدرسین کو مقرر کیا ہے اگر اس مہتمم کو معطین نے اس صورت کے متعلق کچھ شرائط کر لیے ہیں تب تو ان شرائط کے موافق تنخواہ لینا جائز ہے اسی طرح جو اختیارات وظیفہ کے متعلق مہتمم کو دیے گئے ہیں اس کے موافق اس کا دینا لینا بھی جائز ہوگا اور اگر تصریحاً اختیارات و شرائط نہیں ہوئے لیکن مدرسہ کے قواعد مدون ومعروف ہیں تو وہ بھی مثل مشروط کے ہوں گے اور اگر نہ

☆دلالت النص سے وہ حکم ثابت ہوتا ہے جو منصوص علیہ حکم کی علت کے طور پر ازروئے لغت معلوم ہوتا ہے☆

مصرح ہوں اور نہ معروف تو دوسرے مدارس اسلامیہ میں جو معروف ہیں ان کا اتباع کیا جائے گا۔'' (امداد الفتاوی' کتاب الاجارۃ' ج:۳' ص:۳۴۸۔۳۴۷' ط:دار العلوم)

احسن الفتاوی میں ہے: ''اس معاملہ کا مسانہۃ ہونا چونکہ معروف ہے لہذا بصورت عدم اشتراط بھی رمضان کی تنخواہ واجب ہے:''لان المعروف کالمشروط' البتہ اگر بوقت عقد اس کی تصریح کردی گئی تھی کہ یہ تعاقد آخر شعبان تک ہے' تو رمضان کی تنخواہ کا استحقاق نہیں۔'' (احسن الفتاوی' کتاب الاجارۃ' ج:۷' ص:۲۸۶' ط:سعید)

لہذا صورت مسئولہ میں مذکورہ ادارے کے مہتمم نے جب یہ اعلان کیا کہ آئندہ ہر مدرس کے تقرر کا معاہدہ شوال سے رمضان تک ہوگا' ہر سال معاہدہ کی تجدید ہوگی اور یہ مدرسین اس پر راضی بھی ہوں تو ایسی صورت میں مذکورہ ادارے کے مدرسین کا معاہدہ شوال سے شوال تک مسانہۃ نہیں ہوتا' بلکہ حسب تصریح شوال سے شعبان تک ہوگا' جس کی وجہ سے مذکورہ ادارے کے مدرسین آئندہ سال سے شعبان و رمضان کی تنخواہوں کے مستحق نہ ہوں گے۔

۳:......جن مدرسین سے پہلے عمومی معاہدہ ہوا تھا ان کا یہ معاہدہ چوں کہ شوال میں ختم ہوگا' اس سال کے متعلق یہ قاعدہ تھا لہذا اس سال شعبان و رمضان کی تنخواہ ان مدرسین کو عام مدارس کے عرف کے لحاظ سے دی جائیں گی' اس معاہدہ کا اجراء اگر وہ کرنا چاہیں تو اگلے تعلیمی سال کی ابتداء یعنی شوال سے کر سکیں گے۔فقط واللہ اعلم

(نوٹ: اس عنوان پر اگر مزید تفصیلات کے ساتھ علمائے کرام کوئی جامع مانع مضمون تحریر فرمائیں تو مجلہ فقہ اسلامی بخوشی شائع کرے گا)

اسلامی نظریاتی کونسل

ادارہ ایک نظر میں

اسلامی نظریاتی کونسل کا ایک مختصر تعارف، مقاصد، اہداف، طریق کار، اور آئینی حیثیت

ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی صاحبہ — اپنا نسخہ حاصل کرنے کے لئے رابطہ کریں:

سیکرٹری اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان ۴۶......اتاترک ایونیو G-5/2 اسلام آباد

☆ عبارۃ النص سے وہ حکم ثابت ہوتا ہے جس کے لئے کلام کو چلایا گیا اور اس کا قصد کیا گیا ہو ☆